جناب حمد اللہ قریشی *

توہین رسالت a
اور پاکستانی جج کے تشویشناک ریمارکس

پچھلے دنوں سپریم کورٹ آف پاکستان میں ممتاز حسین قادری کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا تو موصوف کی سزائے موت کی برقراری سے زیادہ حیرتناک اور تشویشناک ایک جسٹس صاحب کے ریمارکس تھے اس موقع پر جسٹس سعید کھوسہ نے اپنی ریمارکس میں کہا کہ مغربی معاشرے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر سخت سزا دی جاتی تھی لیکن جب اظہار رائے کا قانون آیا تو سزاوں میں نرمی ہوگئی کوئی بھی معاشرہ بغیر برداشت کے قائم نہیں رہ سکتا'' ان ریمارکس سے صرف ایک ہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے اور وہ یہ کہ مغرب نے اظہار رائے کا قانون آنے کے بعد انجیل کے حکم میں تحریف کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے والے کی سزا میں تخفیف کر دی ہے اس لئے مسلمان بھی ان کی تقلید کرتے ہوئے رسول مقبول a کے ہاجی کی سزا میں نرمی کریں۔ یہ ریمارکس تمام ملکی اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں اس لئے ہر پاکستانی شہری کا حق ہے کہ ان پر تبصرہ کرے اور دلائل کے ساتھ اس کے ساتھ اتفاق یا اختلاف کرے۔ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ توہین کرنے والے کی سزا موت ہے۔اس کا حکم خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیا (متی 32:12)اور یہ بات بھی بالکل صحیح ہے کہ اہل مغرب نے انجیل مقدس کے اس حکم کو تبدیل کیا ہے لیکن کیا ان کے اس فعل کو دینی اور اخلاقی لحاظ سے درست قرار دیا جاسکتا ہے؟ اگر موجود انجیل اللہ کی کتاب ہے جیسا کہ وہ سمجھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے احکامات میں تبدیلی کا حق ان کو کس نے دیا ہے۔کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا کہ جب اظہار رائے کا قانون آئے گا تو مجھے گالی دینے کی آزادی بھی دی جائے۔حق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی سزا میں نرمی کا تعلق اظہار رائے کے قانون کے ساتھ ہے ہی نہیں۔

اس پیغمبر علیہ السلام برحق کی بے حرمتی اور توہین کا سلسلہ تو خود ان کی زندگی میں ان کے حواریوں کے ہاتھوں شروع ہوا تھا۔انجیل کا بیان ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سخت وقت آیا تو ان کے

---

* یار حسین صوابی

شاگردوں میں سے بہتیرے الٹے پھر گئے اوراس کے بعد اس کے ساتھ نہ رہے (یوحنا 66:6) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑ کر قاتلوں کے سامنے پیش کرنے والا آپ معتمد حواری یہوداہ اسکریوتی تھا۔ یہی حال ہے پطرس حواری کا بھی ہے (مرقس 27:14 تا 31) مسلمان معاشرہ میں ایک گیا گزرا۔اجڈ،غیر تعلیم یافتہ مسلمان بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کی مقدس ماں حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں یہ تصور نہیں کرسکتا کہ ان حضرات نے شراب کی ایک بوند بھی چکھی ہولیکن انجیل کے محرفین کہتے ہیں ایک شادی کی تقریب میں حضرت مریم علیہ السلام نے شراب کی کمی کی شکایت کی تو عیسیٰ علیہ السلام نے شراب کے چھ مٹکے میر مجلس کے پاس بھیج دیئے (یوحنا 1:2 تا 11) ہم نے اس گئے گزرے دور میں بہت سارے مسلمان سرفروشوں کو صلیب کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھا ہے لیکن اس جلیل القدر پیغمبر علیہ السلام کی جو صورت گری ان کے پیروکاروں نے کی ہے وہ ملاحظہ کیجئے۔یسوع بڑی آواز سے چلایا کہ الوھی ، الوھی لما شبقتنی جس کا ترجمہ ہے۔اے میرے خدا،اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا...... پھر یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر دم دے دیا (مرقس 33:15) کیا مسلمانوں کو ایسے لوگوں کی تقلید کا سبق سکھانا مناسب ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروکاری کا دعویدار مغرب نے تو مرد کے جنسی اختلاط کو بھی جائز قرار دیا ہے کیا اس کی تقلید کا درس بھی دیا جائے گا؟ یادرہے...... ع خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ

(بقیہ ۲۱ صفحہ سے)

قندوز کی جنگ کے مضمرات

لیکن افغانستان کی صورت حال اس سے بہت مختلف ہے کیونکہ یہاں طالبان نے اپنے کمانڈ اور کنٹرول سسٹم کو برقرار رکھا ہے اور سیاسی طور پر باشعور قیادت افغان عوام کیلئے امن و ہم آہنگی کی خواہاں ہے جو نام نہاد مہذب قوموں کے ہاتھوں اٹھائے جانے والے ظلم وستم کے مارے ہوئے ہیں۔افغان عوام پر ڈھائے جانے والے مظالم کا قرض ان نام نہاد مہذب قوموں کے سر ہے جن کی جارحیت کے سبب گذشتہ پینتیس سالوں کی ظالمانہ جنگ کے دوران افغان قوم کی دونسلوں کو قتل ،تباہی و بربادی ناانصافی اور محرومی کا سامنا رہا ہے۔

افغانیوں کی لازوال قربانیوں اور کامیاب جدوجہد آزادی نے خطے کے تذویراتی و جغرافیائی حقائق کو بدلنے پر مجبور کر دیا ہے۔اس تذویراتی تبدیلی کا نام روس ،چین ،پاکستان ،ایران اور افغانستان کے درمیان ابھرتا ہوا اتحاد ہے جو پاکستان سے متقاضی ہے کہ وہ اس نئی ابھرنے والی حقیقت سے ہم آہنگ ہوکر پاکستان اور خطے کے بہتر مستقبل کی خاطر ماضی کی ناکام پالیسیوں سے الگ ہوکر اس نئی حقیقت کی جانب اپنے سفر کا آغاز کرے جو بڑی کامیابی اور روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔